THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

خلاصہ صولۃ الضیغم علی اعداء ابن مریم

جائزہ مسیحیت اور اثبات حقانیت اسلام تجزیاتی مطالعہ

Khulāṣah Ṣawlat al-Ḍaygham ʿalā Aʿdāʾ Ibn Maryam: An Analytical Study of A Review of Christianity and the Affirmation of the Truth of Islam

Muhammad Abdul Razaq[1]
Muhammad Safdar[2]
Dr. Bushra Subhan[3]

Abstrect

"This study is a analytical examination of *Khulāṣah Ṣawlat al-Ḍaygham ʿalā Aʿdāʾ Ibn Maryam*, a significant work within the Muslim-Christian polemical tradition of the Indian subcontinent. Originally authored in the nineteenth century by ʿAllāmah ʿAbbās ʿAlī Fārūqī Jājmuwī and later edited and systematized by Prof. Khurshid Ahmad Saeedi under the title *A Review of Christianity and the Affirmation of the Truth of Islam*, the text represents an important intellectual response to intensified Christian missionary activity during the colonial period.The research contextualizes the work within the broader theological and socio-political climate of colonial India, where Islamic beliefs particularly the authenticity of the Qurʾān and the Prophetic biography were subjected to sustained criticism. Employing a qualitative and comparative methodology, the study analyzes the major theological themes addressed in the book, including textual inconsistencies in the Torah and the Gospels, the question of biblical corruption, prophetic references to Prophet Muhammad (peace be upon him) in the Old and New Testaments, the refutation of the "sword theory" of Islamic expansion, the affirmation of Prophetic miracles, clarification of the concepts of "Spirit of God" and "Son of God," critique of the Trinity, and the doctrine of abrogation (naskh).Special attention is given to the author's exegetical strategies, intertextual engagement, and rational-theological reasoning. The study also evaluates Prof. Saeedi's editorial contribution in reorganizing, annotating, and academically refining the text for contemporary scholarship.The findings suggest that *Khulāṣah Ṣawlat al-Ḍaygham* constitutes a substantial contribution to Muslim-Christian intellectual discourse and remains a valuable resource for advanced studies in comparative theology and interfaith dialogue".

Keywords:

[1] Phd Scholar Muslim youth University Islamabad (Islamic studies)
[2] Phd Scholar Numl University Islamabad (Islamic studies)
[3] Associate Professor Muslim youth University Islamabad (Islamic studies)

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

Comparative Religion, Muslim-Christian Polemics, Prophetic Predictions, Trinity, Biblical Textual Criticism, Abrogation (Naskh), Prophetic Biography, Colonial India

"اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام اور جملہ مخلوقات پر امتیازی شان عطا فرمائی ہے، جس کا ذکر قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ سابقہ آسمانی کتب میں بھی موجود ہے۔ اس کے باوجود مستشرقین، بالخصوص دنیائے عیسائیت کے بعض نام نہاد اہلِ علم و دانش، ابتدائے اسلام سے آج تک اسلام اور ذاتِ اقدسِ رسولِ اکرم ﷺ کو ہدفِ تنقید بناتے رہے اور آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کی من گھڑت تعبیرات پیش کرتے رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔ علمائے اسلام نے ہر دور میں ان اعتراضات کا مدلل جواب ان ہی کی مذہبی کتابوں اور مستند تاریخی مآخذ کی روشنی میں دیا، اور یوں ایک مضبوط علمی و دفاعی روایت قائم ہوئی۔"

برصغیر پاک وہند میں اٹھارویں اور انیسویں صدی عیسوی اس سلسلے میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس دور میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے سیاسی غلبے کے ساتھ عیسائی مشنری سرگرمیوں نے شدت اختیار کی اور اسلامی عقائد، خصوصاً قرآنِ مجید کی حقانیت اور سیرتِ طیبہ پر روح فرسا اعتراضات کیے گئے۔ یہ محض تبلیغی کوشش نہ تھی بلکہ ایک فکری یلغار تھی جس کا مقصد مسلمانوں کے اعتقادی اعتماد کو متزلزل کرنا تھا۔ اس پس منظر میں علمائے اسلام نے تقابلِ ادیان اور ردِّ عیسائیت کے میدان میں گراں قدر تصانیف پیش کیں۔ انہی معرکۃ الآراء کتب میں علامہ عباس علی فاروقی جاجموی کی تصنیف صولۃ الضیغم علی اعداء ابن مریم اور خلاصۂ صولۃ القیوم علی اعداء ابن مریم نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ عصرِ حاضر میں خلاصۂ صولۃ الضیغم علی اعداء ابن مریم کو آسان اور تحقیقی اسلوب میں پیش کرنے کا کام محترم پروفیسر خورشید احمد سعیدی صاحب (سابق استاد شعبۂ تقابلِ ادیان، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد) نے انجام دیا، جنہوں نے اسے "جائزہ مسیحیت اور اثباتِ حقانیتِ اسلام" کے عنوان سے مرتب کر کے اس علمی سرمایہ کو نئی جہت سے متعارف کرایا سر دست اسی کتاب کا تجزیہ مقصود ہے۔

زیرِ نظر تحقیق میں ترتیب یہ ہوگی کہ ابتدا میں کتاب کا، پھر مصنفِ کتاب کا مختصر تعارف بیان ہوگا، اس کے بعد کتاب کی تسہیل و تحقیق کرنے والے محقق کا تعارف پیش کیا جائے گا، پھر کتاب کے مندرجات اور اس کی علمی اہمیت کے حوالے سے کلام کیا جائے گا۔ چند اضافی نکات پر بھی ضمناً گفتگو کی جائے گی۔

کتاب خلاصہ صولۃ الضیغم کا تعارف

"خلاصۂ صولة الضيغم على أعداء ابن مريم ہاتھ سے کتابت کردہ 106 صفحات پر مشتمل ایک علمی و مناظرانہ تصنیف ہے۔ کتاب کے نام کا معنی ہے: ابن مریم یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں پر شیر کا حملہ۔ یہ عنوان یسعیاہ کے صحیفہ (29:5) کی بشارت سے ماخوذ ہے۔ کتاب کے نام ہی سے مصنف علیہ الرحمہ کے مقصدِ تصنیف کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔"

مصنف کتاب؛ علامہ عباس علی فاروقی جاجموی کا تعارف

"علامہ عباس علی فاروقی جاجموئی برصغیر کے اُن ممتاز مسلم علماء میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے انیسویں صدی میں اسلامی

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

عقائد کے دفاع اور مسلم مسیحی مناظرات کے میدان میں نمایاں علمی خدمات انجام دیں۔علامہ جاجموی کا علمی تشخص بالخصوص عیسائی مشنریوں کے اعتراضات کے مدلل جواب اور اسلامی عقائد کے استحکام کے حوالے سے نمایاں ہوا۔ان کی معروف تصنیف خلاصہ صوتۃ الضیغم علی أعداء ابن مریم نے بہت زیادہ پذیرائی حاصل کی،جو مسلم مسیحی مناظرات کے باب میں اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کتاب میں انہوں نے عہد نامہ قدیم وجدید سے متعدد بشارات نقل کرکے ان سے نبی کریم ﷺ کی نبوت پر استدلال کیا اور عیسائی عقیدۂ تثلیث پر مفصل تنقید پیش کی۔اسی طرح اشاعتِ اسلام بزورِ شمشیر کے الزام کا بھی علمی رد کیا"۔[4]

پروفیسر خورشید احمد سعیدی کا تعارف

"علامہ پروفیسر خورشید احمد سعیدی صاحب پاکستان میں تقابلِ ادیان کے شعبے میں ایک مستند حوالے کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔۱۰ اگست ۱۹۶۵ء کو بہاولپور کے ایک پسماندہ دیہی علاقے بستی ایسراں میں پیدا ہونے والے پروفیسر سعیدی کا علمی سفر انتھک محنت اور مشقت کی داستان ہے۔انہوں نے اپنی تعلیم کا آغاز مسجد سے کیا اور میٹرک کے بعد ملتان کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ انوار العلوم سے اکتساب فیض کیا،جہاں انہوں نے غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی کے جید فضلاء اور نابغہ روزگار اساتذہ سے فیض پایا اور آپ کے ہاتھ پر بیعتِ طریقت کا شرف بھی حاصل کیا۔ان کا پسندیدہ موضوع تقابل ادیان بالخصوص عیسائیت کا مطالعہ رہا ہے اور اس میدان میں انہوں نے اپنا امتیازی تشخص قائم کیا بالفاظ دیگر حضرت مفتی منیب الرحمان صاحب کے بقول وہ self made آدمی ہیں کہ کسی خاندانی پس منظر کے بغیر انہوں نے تحقیق کے میدان میں اپنا مقام پیدا کیا اور اہل علم ودانش میں اپنی علمی حیثیت تسلیم کرائی۔ان کی علمی خدمات کا بڑا حصہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ تقابلِ ادیان سے وابستہ رہا، جہاں سے وہ اگست ۲۰۲۵ء میں سبکدوش ہوئے"۔[5]

کتاب کے مباحث کا اجمالی تعارف:

"مصنف نے کتاب کے مباحث کو سات فصول میں تقسیم کیا ہے۔ایک دو فصلوں کے سوا اکثر فصول کے باقاعدہ عنوانات درج نہیں کیے گئے۔ اسی طرح اختتامی پیراگراف بھی باقاعدہ خاتمہ کے عنوان کے تحت تحریر نہیں کئے گئے،البتہ خاتمہ کے بعد ایک مفید بحث کو فائدہ کے نام سے پیش کیا گیا ہے۔اگر کتاب کے مجموعی مندرجات پر غور کیا جائے تو اس میں جن اہم موضوعات پر بحث کی گئی ہے"،وہ یہ ہیں:

- تورات اور اناجیل میں اختلافات،
- تناقضات اور تحریف کا بیان،

[4] علامہ جاجموی کے حالات زندگی کے حوالے سے بسیار تلاش کے باوجود کوئی تفصیل نہیں مل سکی۔

[5] جائزہ مسیحیت اور اثبات حقانیت اسلام،ص ۲۲۲

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

- حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق عہد نامہ قدیم وجدید میں وارد بشاراتِ انبیاء،
- اشاعتِ اسلام بزورِ شمشیر کی تہمت کارد،
- معجزاتِ رسول اکرم ﷺ کا اثبات،
- روح اللہ اور ابن اللہ کے مفہوم ومصداق کی توضیح،
- تثلیث کا ابطال، مشیتِ الٰہی اور نسخِ احکام کی بحث،
- اور زبور میں مذکور بندۂ مبارک کا تذکرہ۔

"دوسری فصل بقیہ فصول کی نسبت زیادہ طویل ہے، جس میں مصنف نے اٹھاون (58) بشارات پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ معجزاتِ رسول ﷺ کے اثبات سے متعلق فصل میں ان کی گفتگو نہایت عالمانہ، مدلل اور تحقیقی انداز کی حامل ہے۔ انہوں نے مسیحی علمائے بائبل کی غلط فہمیوں کا جس اسلوب میں ازالہ کیا ہے، اسے بجا طور پر نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ پر کئے جانے والے اعتراضات کا بھر دفاع کہا جا سکتا ہے۔ مصنف نے قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ، کتبِ تصوف مثلاً مثنوی مولانا روم، فصوص الحکم، گلشنِ راز وغیرہ، نیز کتبِ تواریخ اور بائبل سے برمحل، برموقع اور برجستہ حوالہ جات پیش کر کے یہ واضح کیا ہے کہ مسلم مسیحی علمی تنازعات میں ان علوم وفنون کی نہایت اہمیت اور ضرورت ہے۔ دعوت وتبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ جہاد کی ضرورت واہمیت کے حوالے سے مسیحیوں کی طرف سے عائد کردہ اتہامات اور الزامات کا انہوں نے مدلل رد کیا اور ان اعتراضات کی عمارت کو منہدم کیا ہے۔ مزید برآں نسخِ احکام، صحتِ کتبِ مقدسہ اور مشیتِ الٰہی کے موضوعات پر مسیحی عقائد، بالخصوص تثلیث فی التوحید کے نظریئے کو غیر معقول اور کمزور بنیادوں پر قائم ثابت کیا ہے"۔[6]

پروفیسر خورشید احمد سعیدی کا منہج

"پروفیسر خورشید احمد سعیدی کا کام محض کتاب کی تلخیص یا تسہیل تک محدود نہیں، بلکہ انہوں نے اسے ایک تحقیقی وتخریجی منصوبے کے طور پر انجام دیا ہے۔ ان کا منہج اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ وہ صرف ناقل نہیں بلکہ ناقد، محقق اور مرتب کی حیثیت سے بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب پر ان کی علمی کاوش درج ذیل نمایاں پہلوؤں پر مشتمل ہے":

"انہوں نے متن کی تنظیمِ نو کی، جس کے تحت غیر منظم مباحث کو باقاعدہ فصول میں تقسیم کیا، ہر فصل کو مناسب عنوان دیا، اور پیرابندی و نمبرنگ کے ذریعے مباحث کو واضح اور قابلِ فہم بنایا۔ یہ اسلوب جدید تحقیقی تقاضوں سے ہم آہنگ ہے"۔

"انہوں نے تخریج وتوثیقِ مصادر پر خصوصی توجہ دی۔ قرآنی آیات کے تراجم علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ سے نقل

---

[6] پروفیسر خورشید احمد سعیدی، جائزہ مسیحیت اور اثباتِ حقانیت اسلام، ناشر صبح نور پبلی کیشنز لاہور ص ۲۹،۳۰

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

کیے، احادیث کی تخریج مکتبہ شاملہ کی کتبِ حدیث سے کی، اور ان کے حوالہ جات حواشی میں درج کیے۔ اسی طرح بائبل کے اقتباسات کی توثیق مصنف کے زمانۂ تصنیف سے قریب ترین مطبوعات سے کی گئی، تاکہ تاریخی ونصی اعتبار سے صحت برقرار رہے"۔

"انھوں نے تقابلی مطالعہ کیا، جس کے ذریعے مختلف ادوار میں شائع شدہ تراجمِ بائبل کا موازنہ کر کے نصوص میں تغیرات اور اختلافات کی نشان دہی کی۔ یہ پہلو ان کے منہج کو محض ادبی ترتیب سے بلند کر کے تحقیقی معیار تک لے جاتا ہے"۔

انھوں نے زبان ورسم الخط کی تسہیل کا اہتمام کیا۔ قدیم املا کو جدید قاری کی سہولت کے مطابق ڈھالا، فارسی عبارات کے اردو مفاہیم فراہم کیے، اور بائبل کے حوالہ دینے کے انداز کو معاصر علمی معیار کے مطابق مرتب کیا، تاکہ قاری کسی ابہام یا تاریخی فاصلے کا شکار نہ ہو۔

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انھوں نے امانتِ علمی کو ملحوظ رکھا۔ جہاں متن میں لفظی اغلاط موجود تھیں، انہیں برقرار رکھتے ہوئے اس کی صراحت کی، اور تصحیح اور توضیحی اضافوں کے لیے علامتی بریکٹ کا استعمال کیا، تاکہ اصل اور اضافہ شدہ متن میں امتیاز واضح رہے۔

جہاں بعض مصادر تک رسائی ممکن نہ ہو سکی، وہاں انھوں نے صراحت کے ساتھ اس امر کا اعتراف کیا، جو ان کی دیانتِ علمی کا مظہر ہے۔ ان تمام جہات سے واضح ہوتا ہے کہ پروفیسر خورشید احمد سعیدی کا منہج ایک جامع تحقیقی منہج ہے، جس میں تنظیمِ متن، تخریج، تقابل، لسانی تسہیل، اور امانتِ علمی سب پہلو باہم مجتمع ہیں۔ یہ طرزِ نگارش کتاب کو محض تاریخی دستاویز کے بجائے عصرِ حاضر کے محققین اور طلبہ کے لیے قابلِ استفادہ علمی ماخذ بنا دیتا ہے۔[7]

کتاب کی اہمیت وافادیت

"خلاصہ صولۃ الضیغم علی اعداء ابن مریم اپنے موضوع اور منہج کے اعتبار سے نہایت اہم علمی سرمایہ ہے۔ یہ برصغیر پاک وہند میں مسلم مسیحی جدلی اور اعتقادی مباحث کو سمجھنے کے لیے ایک مستند ماخذ فراہم کرتی ہے اور مناظرانہ روایت کے ارتقا کو واضح کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے ضمن میں بالخصوص بشاراتِ انبیاء، اسلام کی نشرواشاعت پر کیے گئے اعتراضات اور دعوتِ اسلام سے متعلق شکوک وشبہات کے ازالے میں یہ کتاب بہت مفید رہنمائی مہیا کرتی ہے۔ مزید برآں قرآن وحدیث کی نصوص کی تعبیر میں علمائے تقابل ادیان کے منہج اور کلامی اسالیب کے مؤثر استعمال کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ بین المذاہب مکالمے کے عصری رجحانات اور مسلم مسیحی مناظرات کی تاریخی وفکری جہات کو جاننے کے لیے بھی یہ کتاب ایک نمایاں اور قابلِ اعتماد حوالہ ہے"۔[8]

---

[7] جائزہ مسیحیت اور اثبات حقانیت اسلام، ص ۴۳۔۴۷

[8] جائزہ مسیحیت اور اثبات حقانیت اسلام، ص ۳۲

ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

اس کتاب کی اہمیت مسلم مفکرین کے علاوہ مسیحی مفکرین بھی مانتے ہیں کہ یہ مسیحیت کے خلاف معرکۃ الآراء کتاب ہے جیسا کہ ایک مشہور عیسائی مصنف لکھتا ہے:

"The most popular work against Christianity in the North-West Provinces is at present the Saulat uz Zaigham, or "Lion's Onset," a rambling, desultory attack, full of spite and animosity, and careless as to the correctness of its premises, but written in a vigorous and attractive style". [9]

ترجمہ: شمال مغربی صوبوں اور علاقوں میں عیسائیت کے خلاف اس وقت مقبول عام کتاب صولۃ الضیغم یعنی شیر کا حملہ ہے جو ہنگامہ خیز اور ہتک آمیز حملے کر رہا ہے۔ یہ کتاب نفرت، تحقیر اور عناد سے بھری ہوئی ہے۔ اس کے دلائل میں صغری کبری کی صحت کا اہتمام تو نہیں لیکن یہ زور دار، پر تاثیر، پر جوش اور دل کش اُسلوب میں لکھی گئی ہے۔

صہیونیت کا تعریف و تاریخ:

"صہیونیت، یہود اور ہنود کے الفاظ مترادف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، جو اصل میں Zionists سے ماخوذ ہیں اور اردو میں اسے "صہیونیت" یا "صہیون" کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس گروہ کے کردار اور خدوخال پر تفصیلی گفتگو موجود ہے، اور پہلے پارے میں اس خاص گروہ کے منفی رویوں اور طرز عمل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ گروہ واضح طور پر رب کائنات کے غضب کا شکار ہو چکا تھا، اور وہ صرف ایمانیات کے چند جزوی حقائق کو قبول کر کے اپنے اہل ایمان ہونے کا دعوی کرتا تھا۔ اس گروہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ حق میں باطل شامل کر دیتا اور باقی حق کو جان بوجھ کر چھپاتا ہے۔ حاملِ کتاب ہونے کے باوجود یہ دوسروں کو اللہ اور اس کے رسول کی وفاداری کی تلقین کرتا ہے، مگر خود اپنی ذمہ داریوں پر عمل نہیں کرتا۔ یہی وہ گروہ ہے جس کو دنیا میں دو مرتبہ فضیلت دی گئی، لیکن اس فضیلت کے تقاضے بھلا دیئے گئے"۔ [10]

کتاب کا تفصیلی تعارف؛

"کتاب خلاصہ صولۃ الضیغم کے جدید ایڈیشن کو صبح نور پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا ہے، جس کی ضخامت ۲۲۴ صفحات پر

[9] The Calcutta Review, Vol 4 (July - December 1845), Calcutta: Sanders and Cones, 1845, p. 450; The Mohammedan Controversy and Other Indian Articles, p. 37.

[1010] انجینئر مختار فاروقی، **صہیونیت قرآن مجید کے آئینے میں**، مکتبہ قرآن اکیڈمی، لاہور، زار کالونی، ٹوبہ ٹیک روڈ، جھنگ، صفحات ۲۲-۴۰

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

مشتمل ہے۔ روفیسر سعیدی نے اس کتاب کو آٹھ فصلوں میں تقسیم کیا ہے، جبکہ اصل نسخے میں یہ تقسیم اتنی واضح نہیں تھی۔ کتاب کی ترتیب میں مقدمہ، سببِ تالیف، اور خاتمہ کے ساتھ ساتھ مصادر و مراجع کی ایک طویل فہرست شامل کی گئی ہے جو محقق کی وسعتِ نظری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مصنف نے جگہ جگہ فارسی اشعار استعمال کیے تھے، پروفیسر سعیدی نے اپنے استاد محترم علامہ ڈاکٹر محمد امین سعیدی سابق مدرس جامعہ انوار العلوم ملتان کی معاونت سے ان فارسی اشعار کے اردو ترجمہ کا اضافہ کیا"۔

فصلِ اول: تورات وانا جیل میں تحریف وتناقض کا تحقیقی تجزیہ:

کتاب کی پہلی فصل عیسائی عقائد کی بنیادی بنیاد، یعنی الہامی کتاب کی قطعیت پر بحث کرتی ہے۔ علامہ جاجموی کا موقف یہ ہے کہ موجودہ بائبل (عہد نامہ قدیم وجدید) اپنی اصل الہامی صورت میں موجود نہیں ہے بلکہ اس میں انسانی ہاتھوں نے بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی ہیں۔

تحریف کی اقسام اور شواہد:

"مصنف نے تحریف کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا ہے: تحریفِ لفظی اور تحریفِ معنوی۔ علامہ کا استدلال ہے کہ بائبل کے مختلف نسخوں (مثلاً عبرانی، یونانی، لاطینی اور سامری نسخوں) کے مابین سینکڑوں مقامات پر لفظی اختلافات موجود ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ اختلافات محض کاتبین کی غلطیاں نہیں ہیں بلکہ دانستہ طور پر عقائد کو سہارا دینے کے لیے متن میں اضافے کیے گئے ہیں۔ پروفیسر سعیدی نے اس بحث کو مزید بہتر کرتے ہوئے جدید سکالرز کے انکشافات کو بھی شامل کیا ہے، جن کے مطابق عہد نامہ جدید کی قدیم ترین مینواسکرپٹس میں بھی کئی ایسی آیات موجود نہیں ہیں جو بعد کے تراجم میں شامل کر دی گئیں"۔

اناجیل کے مابین تناقضات:

"کتاب میں چاروں اناجیل (متی، مرقس، لوقا، یوحنا) کے بیانات میں موجود تضادات کی ایک طویل فہرست پیش کی گئی ہے۔ مصنف نے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب نامے سے لے کر ان کے آخری ایام کے واقعات تک، ہر جگہ اناجیل کے مصنفین کے بیانات ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ علامہ جاجموئی کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اگر یہ کتب خدا کی طرف سے ہوتیں تو ان میں اس قدر واضح تضادات نہ ہوتے۔ پروفیسر سعیدی نے ان مباحث کو اناجیلِ متوافقہ کے مطالعے کی روشنی میں بیان کیا ہے تاکہ قاری کو معلوم ہو سکے کہ یہ تضادات علمی حلقوں میں کس قدر مسلمہ ہیں"۔

فصلِ دوم: بشاراتِ نبوی بائبل کے آئینے میں رسول اکرم ﷺ کا ذکر

دوسری فصل کا محور وہ پیشگوئیاں ہیں جو بائبل کے مختلف مقامات پر ایک آنے والے عظیم نبی کے بارے میں موجود ہیں۔ علامہ جاجموئی نے ثابت کیا ہے کہ عیسائی مفسرین نے ان بشارتوں کا رخ موڑنے کی کتنی ہی کوشش کی ہو، ان کا اطلاق ہمارے آقا حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی دوسری ہستی پر نہیں ہوتا۔ قرآنِ مجید نے رسولِ اکرم ﷺ کی شان اور آپ کی پہچان کے حوالے سے نہایت واضح اسلوب اختیار کیا ہے۔ اللہ

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

تعالیٰ نے صراحت فرمائی کہ اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) آپ ﷺ کو اسی طرح پہچانتے تھے جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، اس کے باوجود ان میں سے ایک گروہ نے عناد اور تعصب کی بنا پر آپ ﷺ کا انکار کیا۔ یہ مضمون قرآنِ کریم میں دو مقامات پر وارد ہوا ہے:

۱۔"الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ"[11]

ترجمہ: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس (نبی ﷺ) کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، مگر ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر حق کو چھپاتا ہے۔

۲۔"الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ"[12]

ترجمہ: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس (نبی ﷺ) کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا، وہی ایمان نہیں لاتے۔

"ان دونوں آیات میں لفظ "يَعْرِفُونَهُ" سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔ کیونکہ اہلِ کتاب کو اپنی آسمانی کتابوں میں نبی آخر الزمان ﷺ کی صفات، علامات اور بشارات واضح طور پر معلوم تھیں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو ان کے علما نے آپ کو پہچان لیا، لیکن دنیاوی مفادات، نسلی عصبیت اور مذہبی برتری کے زعم نے انہیں ایمان لانے سے روک دیا۔ یہ آیات اس حقیقت کی گواہ ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ کی نبوت کوئی مخفی یا غیر معروف امر نہ تھا، بلکہ سابقہ آسمانی کتب میں اس کی نشانیاں موجود تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اہلِ کتاب، جو حق کے متلاشی تھے، مثلاً حضرت عبد اللہ بن سلام جیسے علماءِ یہود، آپ ﷺ کو پہچاننے کے بعد فوراً ایمان لے آئے، اسی طرح بحیرہ راہب نے آپ کے بچپن میں آپ کی نبوت کی گواہی دی کیونکہ انہوں نے اپنی کتابوں میں مذکور علامات کو آپ ﷺ کی ذات میں بعینہٖ پایا"۔ مثلا

تیری مانند ایک نبی (استثنا ۱۸:۱۸)

بائبل کی کتابِ استثنا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا گیا ہے کہ "میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی قائم کروں گا۔" علامہ نے اس بشارت کے ایک ایک لفظ کی تشریح کی ہے:

بھائیوں سے مراد: بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل ہیں، نہ کہ خود بنی اسرائیل۔

تیری مانند: حضرت موسیٰ کی طرح صاحبِ شریعت ہونا، جہاد کرنا، اور قوم کا سربراہ ہونا۔

یہ صفات حضرت عیسیٰ السلام میں نہیں بلکہ صرف حضرت محمد ﷺ میں پائی جاتی ہیں۔

---

[11] القرآن، ۲:۱۴۶

[12] القرآن، ۶:۲۰

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

فارقلیط کی آمد

"یوحنا کی انجیل میں مذکور فارقلیط یا تسلی دینے والے کی بشارت پر علامہ نے انتہائی علمی بحث کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ لفظ اصل میں پیریکلوٹوس تھا جس کا یونانی میں ترجمہ احمد یا بہت تعریف کیا گیا بنتا ہے۔ عیسائی اسے روح القدس پر منطبق کرتے ہیں، لیکن علامہ جاجموی نے ثابت کیا ہے کہ اس ہستی کی صفات (مثلاً اس کا ہمیشہ ساتھ رہنا، دنیا کو گناہ پر ملزم کرنا، اور آنے والی خبریں دینا) ایک بشر نبی ہی میں پوری ہو سکتی ہیں۔ پروفیسر سعیدی نے یہاں لسانی تحقیق کا سہارا لیتے ہوئے عبرانی اور یونانی الفاظ کے مآخذ پر روشنی ڈالی ہے، جو ثابت کرتے ہیں کہ قدیم تراجم میں ان الفاظ کو دانستہ طور پر مبہم رکھا گیا تاکہ اسلام کی حقانیت چھپائی جا سکے"۔

فصلِ سوم: تردیدِ اشاعتِ اسلام بزورِ شمشیر: ایک تاریخی و عقلی محاکمہ

"تیسری فصل میں اس مغربی پراپیگنڈے کا جواب دیا گیا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا ہے۔ علامہ عباس علی جاجموی نے اس اعتراض کو تاریخی حقائق کے منافی اور عصبیت پر مبنی قرار دیا ہے۔ مصنف کا استدلال ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں جو جنگیں لڑی گئیں، ان کا مقصد لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانا نہیں تھا بلکہ ان ظالم قوتوں کا خاتمہ کرنا تھا جو انسانیت کو حق کی آواز سننے سے روک رہی تھیں۔ انہوں نے قرآن کی آیت "لا اکراہ فی الدین" (دین میں کوئی زبردستی نہیں) کو بنیاد بنا کر یہ ثابت کیا کہ اسلام میں عقیدے کی تبدیلی خالصتاً قلبی معاملہ ہے۔ علامہ جاجموی نے تقابلی مطالعے کے طور پر عیسائیت کی تاریخ (جیسے صلیبی جنگیں اور انکوزیشن) کا حوالہ دیا ہے، جہاں لوگوں کو بپتسمہ نہ لینے پر قتل کر دیا جاتا تھا۔ پروفیسر سعیدی نے اس باب میں جدید مؤرخین، جیسے تھامس آرنلڈ کی کتاب Preaching of Islam کے حوالے شامل کیے ہیں جو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں
کہ اسلام کی مقبولیت کا راز اس کی سادہ تعلیمات اور عدل و انصاف میں تھا"۔

دین محمدی غلبے کی پیش گوئی اور قیام

علامہ سعیدی نے اسی کتاب کی بشارت نمبر ۴۳ اور ۴۴ میں دو اقتباسات ذکر کیے ہیں جن میں نصاریٰ نے حضور علیہ السلام سے متعلق خوشخبریوں کو اپنے موجودہ نبی کے حوالے سے من گھڑت طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ علامہ سعیدی نے اس حوالے سے ان کی تشریح بھی کی اور اس پر علمی نقد بھی پیش کیا۔ مختصر اقتباس درج ذیل ہے:

> "یرمیاہ کے صحیفے میں ہے کہ: بیابان کی ساری اونچی جگہوں پر لٹیرے آ گئے ہیں، کیونکہ خداوند کی تلوار زمین کی ایک سرحد سے دوسری سرحد تک کھا جائے گی، اور کسی انسان کو سلامتی نہ ہو گی۔ پھر لکھا ہے کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میرے سارے برے پڑوسیوں کی بابت، جو اس میراث کو چھوتے ہیں جسے میں نے اپنی قوم اسرائیل کو عطا کیا، دیکھو! میں انہیں ان کی زمین سے اکھاڑ ڈالوں گا اور یہوداہ کے گھرانے کو بھی ان میں سے نکالوں گا۔ اور ایسا ہو گا کہ ان کے اکھاڑنے کے بعد میں پھر ان پر رحم کروں گا اور ہر ایک کو اس

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

کی میراث اور ہر ایک کو اس کی اپنی زمین میں واپس لاؤں گا۔ اور ایسا ہو گا کہ اگر وہ میرے لوگوں کی راہیں سیکھیں گے اور میرے نام کی قسم کھائیں گے،

جیسا انہوں نے میرے لوگوں کو بعل کی قسم کھانا سکھایا تھا، تو وہ میرے لوگوں کے درمیان آباد ہوں گے"۔[13]

اس عبارت کی تشریح میں لکھا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اور آپ کے پیروکار جہاد کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوں گے اور سب گمراہوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس وقت سب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے، امن و اطمینان سے رہیں گے اور شریعتِ محمدیہ کے مطابق خدا کی قسم کھائیں گے۔ ظاہر ہے کہ حضرت یرمیاہ علیہ السلام کے بعد کسی زمانے میں ایسا نہیں ہوا کہ تمام زمین پر ایک ہی دین غالب ہو گیا ہو۔ البتہ اہلِ اسلام کے عقیدے کے مطابق یہ صورت حال حضرت مہدی کے زمانے میں پیش آئے گی، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دوبارہ تشریف لائیں گے۔ نصاریٰ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ ایک دن ایسا آئے گا جب تمام عالم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہی کی

خوشخبری دی جائے گی، جیسا کہ رسالہ "المقابلہ" میں مذکور ہے۔

علامہ نے اس پر یہ لکھا ہے کہ اس بات پر بالاتفاق اجماع ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب تمام جہان میں ایک ہی دین جاری ہو گا اور کوئی کافر مخالف باقی نہیں رہے گا۔ حضرت یرمیاہ علیہ السلام کے صحیفے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ البتہ اختلاف اس امر میں ہے کہ وہ دین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا۔ مسلمان اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے متعلق قرار دیتے ہیں، جبکہ نصاریٰ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

علامہ کے نزدیک اگر انصاف سے دیکھا جائے تو وہ دین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہو گا، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات میں خدا کی قسم کھانا درست نہیں، جبکہ شریعتِ محمدیہ میں یہ جائز ہے۔ لہٰذا اگر اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین غالب ہوتا تو لوگ خدا کی قسم نہ کھاتے، جبکہ یرمیاہ کے صحیفے میں خدا کے نام کی قسم کھانے کا ذکر موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں دینِ محمدی ہی غالب ہو گا۔

فصلِ چہارم: معجزات و پیشگوئیاں انبیاء کے کمالات کا تقابلی جائزہ

چوتھی فصل میں معجزات کی حقیقت اور ان کی اہمیت پر بحث کی گئی ہے۔ عیسائی مبلغین کا یہ دعویٰ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات (جیسے مردوں کو زندہ کرنا) ان کی الوہیت کی دلیل ہیں۔ علامہ جاجموی نے اس استدلال کو خود بائبل ہی سے باطل ثابت کیا ہے۔

معجزہ اور الوہیت کا تعلق

[13] یرمیاہ ۱۲:۱۲-۱۶، کتاب القدس، ص ۴۱۸؛ بحوالہ خلاصہ صولۃ الضیغم، ص ۱۳۲

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

مصنف کا کہنا ہے کہ اگر معجزہ دکھانا خدا ہونے کی دلیل ہے، تو بائبل میں حضرت الیشع اور حضرت ایلیاہ نے بھی مردوں کو زندہ کیا تھا[14]، تو کیا وہ بھی خدا کے بیٹے تھے؟ علامہ کا موقف ہے کہ معجزہ نبی کی سچائی کی علامت تو ہو سکتا ہے، لیکن وہ اسے انسانیت کے مقام سے نکال کر خدائی کے مقام پر فائز نہیں کرتا۔

رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی انفرادیت

علامہ جاجموی نے حضور ﷺ کے معجزات کو دو اقسام میں تقسیم کیا ہے:

حسی معجزات : جیسے شق القمر، انگلیوں سے پانی جاری ہونا، اور تھوڑے کھانے کا کثیر ہونا۔

عقلی وابدی معجزہ : یعنی قرآن مجید۔

پروفیسر سعیدی نے اس بحث میں یہ نکتہ اجاگر کیا ہے کہ انبیاء کے معجزات ان کے عہد کے تقاضوں کے مطابق ہوتے تھے۔ چونکہ حضور ﷺ کی نبوت دائمی ہے، اس لیے آپ کا معجزہ (قرآن) بھی دائمی ہے جو ہر دور کے فصیح و بلیغ انسانوں کو چیلنج کرتا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی بشارت اور نبوتِ محمدی ﷺ کی تکمیل

علامہ سعیدی نے بشارت نمبر 47 میں حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفے کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

"اس دن یوں ہو گا کہ رب الافواج فرمائے گا کہ میں بتوں کے ناموں کو زمین سے مٹا دوں گا، اور وہ دوبارہ ذکر نہ ہوں گے۔ میں نبیوں کو اور نجاست کی روح کو زمین سے نکال دوں گا، اور ایسا ہو گا کہ اگر کوئی پھر نبوت کرے تو اس کے والدین کہیں گے کہ تم خداوند کے نام سے جھوٹ بول رہے ہو۔ اور جب وہ نبوت کرے تو اس کے والدین اسے چھت کے نیچے پناہ دیں گے"۔[15]

علامہ سعیدی کی تشریح کے مطابق اس پیش گوئی کا تعلق حضور نبی اکرم ﷺ سے ہے، اور اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے دور میں عرب اور دیگر ممالک بتوں سے پاک کیے گئے۔ جھوٹے نبیوں جیسے مسیلمہ کذاب، اسود وغیرہ کو قتل کیا گیا۔ شیاطین اور نجس روحیں معطل ہو گئیں اور اب وہ آسمان یا زمین پر اثر نہیں رکھتیں۔ آئندہ کوئی دعویٰ نبوت کرے تو اسے فوری طور پر قتل کیا جائے گا، تاکہ امت کو گمراہی سے محفوظ رکھا جا سکے۔ یہ بشارت اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اسلام کی بعثت کے بعد نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں دینِ حق کی توسیع اور فساد کے خاتمے کے لیے عالمی سطح پر اقدامات کیے گئے۔

فصل پنجم: روح اللہ و ابن اللہ کا مفہوم: اصطلاحی مغالطوں کا ازالہ

---

[14] سلاطین ۲۲:۱۷

[15] زکریا کا صحیفہ، ۸:۱۳–۱۰، کتاب القدس، جلد ثانی، ص ۲۲۷؛ بحوالہ خلاصہ صولۃ الضیغم، ص ۱۳۶

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

"پانچویں فصل عیسائیت کے ان دو کلیدی القابات پر بحث کرتی ہے جنہیں بنیاد بنا کر حضرت عیسیٰ کو خدا کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ علامہ جاجموی نے لسانی اور سیاق وسباق کے اعتبار سے ان اصطلاحات کی حقیقت واضح کی ہے"۔

ابن اللہ (خدا کا بیٹا) کا مجازی استعمال

"علامہ نے بائبل سے درجنوں حوالے پیش کیے ہیں جہاں نیک بندوں، انبیاء اور حتیٰ کہ پوری قومِ اسرائیل کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے (مثلاً خروج 4:22، زبور 2:7)۔ ان کا استدلال ہے کہ عبرانی محاورے میں بیٹا ہونا خدا کی قربت اور اطاعت گزاری کا استعارہ تھا، نہ کہ جسمانی ولدیت کا۔ عیسائیوں نے اس مجازی لفظ کو حقیقت پر محمول کر کے شرک کی بنیاد رکھی"۔

روح اللہ کی حقیقت

"قرآن میں حضرت عیسیٰ کو روح اللہ کہا گیا ہے۔ علامہ جاجموی اس کی تشریح کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی تخلیق براہِ راست خدا کے حکم (کلمہ) اور جبرائیل علیہ السلام کی پھونک سے ہوئی، جس میں مادی اسباب (باپ) کا دخل نہ تھا۔ لہٰذا، یہ آپ کے بندۂ خدا اور معجزاتی پیدائش ہونے کی دلیل ہے، نہ کہ الوہیت کا حصہ ہونے کی"۔

پروفیسر سعیدی نے اس فصل میں یونانی فلسفے (Neo-Platonism) کے اثرات پر بحث کی ہے، جس نے عیسائیت میں لوگوس (Logos) کے تصور کو داخل کر کے توحیدِ ابراہیمی کو مسخ کر دیا۔

فصلِ ششم: ابطالِ تثلیث: عقلی، نقلی اور تاریخی دلائل

چھٹی فصل کتاب کا علمی ماحصل بھی ہے، جس میں تثلیث (Trinity) کے عقیدے کی تردید کی گئی ہے۔ علامہ جاجموی نے ثابت کیا ہے کہ ایک میں تین اور تین میں ایک کا تصور نہ صرف عقل کے خلاف ہے بلکہ خود حضرت عیسیٰ کی تعلیمات کے بھی منافی ہے۔

عقلی ابطال

"علامہ کا استدلال ہے کہ اگر باپ، بیٹا اور روح القدس تینوں مکمل خدا ہیں، تو یہ تین خدا ہوئے، جو کہ توحید کے منافی ہے۔ اور اگر یہ تینوں مل کر ایک خدا بنتے ہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ ان میں سے کوئی بھی تنہا مکمل خدا نہیں ہے۔ خدا کی ذات ہر قسم کی ترکیب اور اجزاء سے پاک ہوتی ہے"۔[16]

تاریخی ارتقاء

[16] یوحنا ۱۴:۲۸

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

پروفیسر سعیدی نے اپنے تحقیقی حواشی میں تثلیث کے تاریخی ارتقاء پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح ۳۲۵ء کی کونسل آف نیقیہ (Council of Nicaea) میں سیاسی مصلحتوں کے تحت تثلیث کو سرکاری عقیدہ بنایا گیا اور ان عیسائیوں کو کافر قرار دیا گیا جو توحید کے قائل تھے۔

علامہ سعیدی نے عقیدہ تثلیث کے رد کے سلسلے میں لکھا ہے:

جب خدا کی ذات ثابت ہوگئی کہ وہ مخلوقات کی صفات سے پاک ہے، تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کس طرح خدا کے بیٹے کہلائیں؟ حقیقت یہ ہے کہ مخلوقات کی صفات میں خدا کے بیٹے کا حقیقی وجود نہیں پایا جاتا۔ اس سلسلے میں دو ممکنہ موقف ہیں:

1. "**حقیقی بیٹا ہونا** یہ قائل ہونا نہایت ناساز گار اور عقلاً و نقلاً غلط ہے، کیونکہ اگر خدا کا بیٹا حقیقی طور پر پیدا ہوتا تو اس سے تولد لازم آتا، جو کہ ایمان کے مخالف اور کفر ہے"۔
2. "**مجازی بیٹا ہونا** یہی موقف مسلمانوں نے اختیار کیا، اور نصاریٰ بھی مجبوراً اسے قبول کرنے پر مجبور ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک انجیل منسوخ یا محرف نہیں، اور لفظ "بیٹا" مجازی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے بالمعنی حقیقی نہیں، بلکہ وہ خدا کے مطیع، عزیز اور پیارے ہیں، جس طرح بیٹے کی نسبت محبت و شفقت میں مجازی طور پر دی جاتی ہے"۔

"علامہ سعیدی نے مزید وضاحت کی کہ عقل و نقل دونوں یہی بات ثابت کرتے ہیں کہ تثلیث نہ کسی آسمانی کتاب سے ثابت ہے اور نہ عقل اسے قبول کرتی ہے۔ اگر کوئی تثلیث کا قائل ہو جائے تو محققین اور مقلدین کی نگاہ میں اس کا موقف بے وقوفانہ اور غیر عقلی قرار پائے گا۔ انجیل میں لفظ بیٹا کئی بار مجازی طور پر استعمال ہوا ہے، جیسے موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کے لیے بھی بیٹے کا لفظ آیا ہے، لیکن اس کا مطلب حقیقی بیٹا نہیں۔ زبور میں بھی ہے: "تو میرا بیٹا، میں نے آج تجھے جنا"۔ یہ بھی مجازی ہے، کیونکہ تولد کے معنی اس میں شامل نہیں۔ لہٰذا بیٹے کے لفظ کو مجازی معنوں میں اور نجات و اطاعت کے مفہوم میں محمول کرنا چاہیے، جس کی تصدیق قرآنی اصول "لان المجاز بالمجاز یونس" سے بھی ہوتی ہے"۔[17]

فصل ہفتم: نسخ احکام: شریعتوں کی تبدیلی کی حکمت

ساتویں فصل میں نسخ (Abrogation) کے تصور پر اٹھنے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ عیسائی معترضین کا کہنا ہے کہ اگر تورات خدا کا قانون تھی، تو قرآن نے اس کے احکام کو منسوخ کیوں کیا؟ کیا خدا اپنی مرضی بدلتا ہے؟

نسخ کی فطری ضرورت

[17] خلاصہ صولۃ الضیغم، ص 200،201

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

علامہ جاجموئی نے جواب دیا ہے کہ نسخ کا مطلب خدا کے علم کی تبدیلی نہیں بلکہ انسانی ضروریات کی تبدیلی ہے۔ جس طرح ایک بچہ جوان ہونے پر اپنی خوراک اور لباس بدلتا ہے، اسی طرح انسانیت جب فکری طور پر بالغ ہوئی، تو اسے ابتدائی شریعتوں سے نکال کر ایک عالمگیر اور مکمل شریعت (اسلام) دی گئی۔

بائبل میں نسخ کی مثالیں

مصنف نے ثابت کیا کہ خود بائبل میں ایک نبی کی شریعت نے دوسری شریعت کے احکام کو بدلا۔ مثلاً: حضرت نوح کے لیے ہر جانور حلال تھا، لیکن حضرت موسیٰ کے لیے بہت سے حرام کر دیے گئے۔ حضرت عیسیٰ نے سبت کے قوانین میں تبدیلی کی اور طلاق کے احکام کو بدلا۔ علامہ کا استدلال ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سابقہ احکام بدل سکتے ہیں، تو خاتم الانبیاء ﷺ کو یہ حق کیوں حاصل نہیں؟

پروفیسر سعیدی نے اس بحث کو ارتقائے شریعت کے عنوان سے جدید انداز میں پیش کیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام تمام سابقہ ادیان کی تکمیل ہے، تردید نہیں۔

فصلِ ہشتم: مبارک بندہ کے اوصاف: سیرتِ طیبہ کا کمال

آخری فصل مبارک بندہ کے عنوان سے ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ کی عظیم شخصیت، بلند اخلاق اور آپ کی بعثت کے مقصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ علامہ جاجموئی نے ثابت کیا ہے کہ بائبل میں جس مبارک ہستی کے آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی، اس کے تمام اوصافِ کمال صرف حضور ﷺ کی ذات میں ملتے ہیں۔

سیرتِ نبوی کے نمایاں پہلو

مصنف نے آپ ﷺ کی زندگی کے ان پہلوؤں کو خاص طور پر اجاگر کیا ہے جو عیسائیوں کے لیے باعثِ کشش ہو سکتے ہیں: آپ ﷺ کا دشمنوں کے لئے دعا کرنا اور فتح مکہ پر عام معافی کا اعلان۔ آپ ﷺ کا راتوں کو اٹھ کر خدا کے حضور گریہ فرمانا، باوجود اس کے کہ آپ معصوم تھے۔ اپنوں اور بیگانوں کے لیے یکساں قانون کا نفاذ۔

پروفیسر سعیدی صاحب نے اس فصل کی تلخیص کرتے ہوئے ان اخلاقی تعلیمات پر زور دیا ہے جو مذاہب کے درمیان نفرت کو ختم کرنے اور ایک پرامن بقائے باہمی کے فروغ میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے علامہ جاجموئی کے اسلوب کو اس طرح مرتب کیا ہے کہ یہ محض ایک دفاعی کتاب نہیں رہتی بلکہ ایک دعوت نامہ بن جاتی ہے۔

انبیاء کی دعاؤں سے مردوں کی زندگی: تثبیت معجزات

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

عیسائیوں کی طرف سے ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ مردوں کو زندہ کرنا صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے مخصوص معجزہ تھا۔ تاہم یہ دعویٰ حقیقت کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر واضح ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف انبیاء کی دعاؤں کے ذریعے مردوں کو زندہ فرمایا۔

مثال کے طور پر:

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ۷۰ افراد کو کوہ طور پر دوبارہ زندہ کیا گیا۔
- حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے بھی ان کی قوم کے ہزاروں افراد دوبارہ زندہ ہوئے۔
- اسی طرح ان کی اپنی کتابوں میں ذکر ہے کہ حضرت الیاس اور حضرت الیسع علیہما السلام نے بھی مردوں کو زندہ کیا۔

ان واقعات کی تعداد مختلف ماخذوں میں مختلف بیان کی گئی ہے، جس میں ۱۰ ہزار، ۲۲ ہزار یا ۷۰ ہزار کے قریب افراد شامل ہیں۔[18]

کتاب کی افادیت اور دورِ حاضر کے تقاضے

"آج کے دور میں جب اسلاموفوبیا اور بین المذاہب مکالمہ ایک ساتھ چل رہے ہیں، خلاصہ صولۃ الضیغم جیسی کتب کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب مسلمانوں کو اپنے عقائد کے دفاع کے لیے جذباتی نہیں بلکہ علمی اور دستاویزی بنیادیں فراہم کرتی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر خورشید احمد سعیدی کی یہ کوشش، جو انہوں نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے پلیٹ فارم سے انجام دی، تقابلِ ادیان کے میدان میں ایک سنگِ میل ہے"

۔

اس تحقیقی مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ علامہ عباس علی فاروقی جاجموئی نے جس طرح عیسائی عقائد کا علمی محاکمہ کیا، وہ آج بھی اپنی جگہ مستند ہے۔ تاہم، پروفیسر سعیدی کی تسہیل نے اسے جدید علمی دنیا کے لیے قابلِ قبول بنا دیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف ایک مذہبی دستاویز ہے بلکہ برصغیر کی علمی اور کلامی تاریخ کا ایک زندہ جاوید حصہ ہے۔

نتیجہ

"خلاصہ صولۃ الضیغم علی اعداء ابن مریم کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ اسلام اور عیسائیت کے درمیان علمی مکالمہ کتنا قدیم ہے۔ علامہ جاجموئی نے تورات و انجیل میں احکام کی تحریف سے لے کر رسول اللہ ﷺ کی مبارک صفات کے کتمان تک جو مباحث چھیڑے گئے ہیں، وہ عیسائیت کے بنیادی ستونوں (تثلیث، ابنیت، اور مصلوبیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تنقیص کی بے جا ہرزہ سرائی تک) کی علمی تردید کرتے ہیں۔ پروفیسر خورشید احمد سعیدی کی تحقیق و تسہیل نے اس قدیم علمی ذخیرے کی تلخیص و تسہیل کر کے اسے دوبارہ علمی حلقوں میں

---

[18] سلاطین ۸:۵؛ ۱۳:۲۱؛ بحوالہ خلاصہ صولۃ الضیغم، ص ۱۹۷

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.1 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

متعارف کرایا ہے، جو کہ اردو علمی ادب اور تقابلِ ادیان کے شعبے کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہیں کہ کسی بھی مذہبی مکالمے کے لیے اصل مآخذ تک رسائی اور ان کا اسی زبان میں مطالعہ جس میں وہ لکھے گئے، انتہائی ضروری ہے۔ قدیم کتب کی تحقیق میں لسانی تبدیلیوں کا ادراک ہونا چاہیے تاکہ مفہوم میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو۔ یہ کتاب بلاشبہ لائبریریوں کی زینت بننے کے ساتھ ساتھ طلبہ کے ہاتھوں میں ہونی چاہیے تاکہ وہ اس سے استدلال کا فن سیکھ سکیں اور اسلام کی حقانیت کو دنیا کے سامنے ایک متوازن اور مضبوط انداز میں پیش کر سکیں"۔

سفارشات

اس تحقیقی مطالعہ کے چند سفارشات درج ذیل ہیں:

- "علامہ سعیدی تسہیل مفاہیم کے ساتھ ساتھ بشارات کو نقل کرنے کے بعد وضاحتی تبصرے پر اضافی عنوان بھی پیش کر دیتے اور جس صحیفے سے عبارت نقل کی گئی ہے اس کا اپنے تحریر کردہ مقدمے میں تعارف اور عہد نامہ قدیم وجدید میں اس کے اہمیت کو واضح کر دیتے تو بہتر ہوتا تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس نبی کے صحیفے میں بیان شدہ بشارت کو ان کے ماننے والوں نے کس نبی کے ساتھ منسوب کیا، اور اصل مراد کون ہے۔ اس وضاحت کی عدم موجودگی قاری یا محقق کو الجھن میں ڈال سکتی ہے، جبکہ وضاحتی تبصرے سے نبی ﷺ کی امتیازی شان بھی واضح ہو سکتی ہے"۔
- "اصلاحی پہلو میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ فصل چہارم "معجزات اور پیش گوئیاں" میں بعض حوالہ جات نامکمل ہیں، مثلاً صفحہ ۱۷۳ پر صحابہ کرام کے واقعات میں صرف "کذا فی المشکاۃ" درج ہے، جبکہ مکمل حوالہ جات علمی تحقیق کے لیے ضروری تھے"۔
- "دور حاضر میں اس موضوع کی اہمیت کو کم سمجھا جاتا ہے، حالانکہ مستشرقین اور بعض عیسائی حلقے اسلام مخالف پروپیگنڈے جاری رکھے ہوئے ہیں، لہٰذا اس موضوع کو تعلیمی اداروں پر روشناس کرانا ضروری ہے تاکہ علماء و سکالرز اسلامی موقف کو مؤثر طریقے سے پیش کر سکیں"۔
- بعض مقامات پر اب بھی الفاظ کی تسہیل و تصحیح کی ضرورت باقی ہے جو کہ وضاحت سے متعلقہ مفہوم کو سمجھنے میں دشواری کا باعث ہے۔